ادبیات

از اسمٰعیل احمد الٰہ آبادی

حبشی کی اذاں اور تھی ہندی کی اذاں اور

ہوتی ہے مری آہ بھی اب اُن کو گراں اور
اے دردِ نہاں اور نہاں اور نہاں اور

وہ چشم کہاں اور کہاں نرگسِ شہلا
اک جام تھی اور ہے اک رطلِ گراں اور

گلبانگ ظفر دہ، یہ فقط نالۂ ناکام
حبشی کی اذاں اور تھی ہندی کی اذاں اور

آتی ہے بہت دور سے آواز سی انکی!
باقی ہے محبت کا یہی ایک نشاں اور

احباب کریں فکر نہ بیتابی دل کی
وہ آگ بجھاتے ہیں تو اٹھتا ہے دھواں اور

یہ جلوہ گہ ناز ہے یا محفلِ ماتم
ہم چاک گریباں ہیں تو ہیں اشک فشاں اور

ہرچند کہ دلچسپ تھی اپنی بھی حکایت
پر دے گئی کچھ لطف حدیثِ دگراں اور

ہر اشک بیانِ دلِ مجبور ہے لیکن
اشک سرِ مژگان حسیناں کی زباں اور

وہ حسن گلوسوز و دل آویزی گفتار
جیسے کہ کھلا چاند ہو اور آبِ رواں اور

ہر ذرۂ صحرا ہے امیں رازِ چمن کا
اربابِ جنوں کا علم و تاج و نشاں اور

کیا کوئی سمجھتا خلشِ غم کی حقیقت
اک زخمِ عیاں ہے تو ہیں کچھ داغِ نہاں اور

واماندگیٔ اہلِ تمنا بر ہ شوق
جو جانِ جہاں تھا وہ بنا دشمنِ جاں اور

گل مست مئے خواب ہیں اے بلبلِ نالاں
ایجاد کر اک برق فگن طرزِ فغاں اور

ہم کہتے ہیں محبوب کہ اے لذتِ آزار
اب ہونے لگا ظلم انھیں رنجِ گراں اور

کیا غم جو لٹا گلشنِ دیرینہ سعید اب!
دنیا میں چمن اور بھی ہیں باغ و جناں اور